مواعظ حسنہ نمبر ۲۸

تحفۂ ماہِ رمضان

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰، فون: ۴۹۹۲۱۷۶

مواعظ حسنہ نمبر ۴۸

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰، فون: ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات و تالیفات مُرشدنا و مولانا

محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

ضروری تفصیل

نام وعظ: **تحفۂ ماہِ رمضان**

نامِ واعظ: عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا ومولانا شاہ محمد اختر صاحب دام ظلالھم علینا الیٰ ماۃ وعشرین سنۃ

تاریخ: ۲۵؍شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ مطابق ۳؍دسمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ

وقت: ایک بجے دوپہر

مقام: مسجد اشرف واقع خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی

موضوع: روزہ کی فرضیت کا مقصد حصول تقویٰ منصوص ہے اور صحبت اہل اللہ کا ذریعہ حصول تقویٰ ہونا بھی منصوص ہے لہٰذا رمضان المبارک میں تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل کرنے کے لئے صحبت اہل اللہ کی اہمیت کو حضرت اقدس مدظلہم العالی نے اپنے منفرد عاشقانہ و عالمانہ انداز میں بیان فرمایا ہے اور رمضان المبارک میں تقویٰ سے رہنے کی برکات اور دو خاص روحانی بیماریوں سے بچنے کا اہتمام اور رمضان المبارک میں نفس کو مغلوب کرنے کے حکیمانہ طریقے ایسے دلنشیں انداز میں بیان فرمائے کہ روزوں کا شوق اور رمضان المبارک میں تقویٰ کے اہتمام کی تڑپ پیدا ہوگئی۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء و اطال اللہ ظلالھم علینا الیٰ ماۃ وعشرین سنۃ مع الصحۃ والعافیۃ و خدمات الدینیہ و شرف حسن القبولیۃ وادام اللہ فیوضھم و برکاتھم

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ: سید عظیم الحق ۱۔ جے ۶۷/۳ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر ۱ ۶۶۸۹۳۰۰

اشاعت اول: شوال ۱۴۲۳ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۲ء

تعداد: ۲۰۰۰

ناشر: **کُتب خانہ مظہری**

گلشن اقبال ۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ ماہِ رمضان

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

فَاَعُوۡذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ۝ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

روزہ کی فرضیت میں شانِ رحمت کا ظہور

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رمضان کی فرضیت کو کس طرح سے بیان فرمایا یہ بھی اللہ کے اللہ ہونے کی دلیل ہے کہ وہ حاکم محض نہیں ہے ارحم الراحمین بھی ہے۔ جو حاکم ہوتا ہے وہ تو مارشل لا کی سی بات کرے گا کہ روزہ رکھنا پڑے گا، خبردار کھال کھنچوا دوں گا، بھوسہ بھروا دوں گا لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں فرمایا کہ اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے کَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ گھبرانا مت تم سے پہلے بھی روزہ فرض تھا ، پہلے انسانوں نے بھی روزہ رکھا ہے یعنی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ پچھلے لوگوں پر روزہ کے فرض ہونے کا تذکرہ کرنا یہ اپنے

غلاموں پر روزہ کو آسان کرنے کی تدبیر ہے کہ روزہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے کہ سحری سے لے کر غروب تک خالی پیٹ رہنے سے کوئی مرجائے گا۔ تم سے پہلے بھی لوگ روزہ رہے ہیں، روزہ بھی رکھا اور زندہ بھی رہے ۔ لہٰذا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت تم پریشان نہ ہونا ۔ تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اِس کا انعام کیا ہے۔ انعام اتنا بڑا ہے کہ جس کو دُنیا میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اُٹھانے کو تیار ہوجاتا ہے مثلاً جون کا مہینہ ہے، گرمی شدید ہے، لُو چل رہی ہے اور حکومت نے اعلان کردیا کہ جو اِس وقت کیماڑی تک پیدل جائے گا اُس کو پٹرول پمپ کا ایک پلاٹ ملے گا جو پچاس لاکھ کا ہوگا اور مفت میں ملے گا۔ تو اس وقت کتنے لوگ اے سی میں بیٹھے ہوئے اے سی سے کہیں گے تیری ایسی تیسی ۔

روزہ اور صحبت اہل اللہ کا ایک انعام عظیم

تو اللہ تعالیٰ نے روزے کا انعام بیان فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہ تم روزے کی برکت سے میرے دوست بن جاؤ گے، ولی اللہ بن جاؤ گے صاحب تقویٰ بن جاؤ گے، میں تمہاری غلامی پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دوں گا اور یہی انعام اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والوں کے لئے رکھا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو یعنی میرے دوست بن جاؤ کیونکہ اِنْ اَوْلِیَاءُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ متقی ہی میرے دوست ہیں۔ مگر تقویٰ مشکل ہے اس کو آسان کرنے کے لئے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ نازل فرمایا کہ اہل تقویٰ کی صحبت میں رہو جیسی صحبت میں آدمی رہتا ہے ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ بعض جاہل شاعروں کی صحبت میں رہنے سے اشعار کہنے لگے۔ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اُس نے کہا کہ میں نے ایک شعر کہا ہے۔ اب دیہاتی ہل جوتنے والا مگر شعر ایسا کہا کہ اُس کے مضمون سے پڑھے لکھے حیرت میں پڑ گئے کیونکہ وہ شاعروں کے پاس رہتا تھا۔ جیسی صحبت ہوتی ہے انسان ویسا ہی بن جاتا ہے۔ تو اُس نے کہا کہ

نکل بھاگا ترے کوچہ کی جانب تیرا دیوانہ
نہ ٹھہرا ایک دم جنّت میں وحشت اِس کو کہتے ہیں

یہ شعر ایسے سمجھ میں نہیں آئے گا۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ بالفرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوا کہ اُدھر جنت ہے لیکن میں اِدھر ہوں تو میرے کُوچہ میں آؤگے یا جنت کے کُوچوں میں جاؤ گے تو دیہاتی شعر میں کہتا ہے کہ میں جنت میں ایک لمحہ کو ٹھہرا بھی نہیں اللہ کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ اِس مضمون کو سامنے رکھ کر اُس ہل جوتنے والے نے یہ شعر کہا تو اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے پاس

بیٹھنے کا عظیم انعام رکھا کہ اللہ کی دوستی کا تاج مل جائے، غلاموں کو تقویٰ کی حیات مل جائے، گناہوں کی خبیث عادتوں سے قلب کو طہارت نصیب ہوجائے، قلب کا مزاج بدل جائے۔ میرے مرشد شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سردی سے کانپ رہا ہے کہ گرم گرم چائے کی ایک پیالی پی لی اور سردی کم ہوگئی تو جب چائے کی پیالی میں سردی دُور کرنے کی خاصیت موجود ہے تو کیا اللہ والوں کے ایمان کی گرمی کی وجہ سے ہمارا ایمان گرم نہیں ہوسکتا؟ کیا چائے کی پیالی اولیاء اللہ سے بڑھ جائے گی؟ اُن کے پاس رہ کے تو دیکھو۔ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کئی گھنٹے عبادت کے بعد دِلّی کی مسجد فتح پوری سے نکلے کہ ایک کُتّے پر نظر پڑگئی۔ وہ کُتّا دِلّی کے تمام کُتّوں کا شیخ بن گیا۔ سارے دہلی کے کُتّے اُس کے پاس ادب سے بیٹھتے تھے۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے اللہ والوں کی جوتیاں اُٹھائیں، اُن کی خدمت کی مخلوق نے اُن کو پیار کیا اور اللہ نے اُن کو اپنا ولی بنالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کی نظر میں کرامت رکھی ہے۔

رمضان شریف میں صحبت اہل اللہ کا فائدہ

اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے کسی اللہ والے کے پاس رمضان گذارلو تو ڈبل انجن لگ جائے گا۔ جب ریل کوئٹہ جاتی ہے تو چڑھائی

بہت ہے اِس لئے ایک انجن آگے لگتا ہے اور ایک انجن پیچھے لگتا ہے۔ ایک پیچھے سے دھکا دیتا ہے اور ایک آگے سے کھینچتا ہے جیسے بکرا قربانی کے لئے جب خریدا جاتا ہے تو آگے سے سبزہ ہرا لُوسن دکھایا جاتا ہے اور پیچھے سے ایک چھوٹی سی چھڑی سے آدمی اُسے آہستہ آہستہ مارتا رہتا ہے۔ جس سے وہ بکرا جلدی جلدی قدم اُٹھاتا ہے ۔ ایک لُوسن سے اور دوسرے چھڑی سے۔ ایسے ہی ریل کے دو انجن ہوتے ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں دو انجن دئے کہ پردیس میں جا رہے ہو، ممکن ہے کہ پردیس کی رنگینیوں میں تم غفلت میں مبتلا ہو جاؤ تو دوزخ کا مراقبہ کرو تا کہ دِل پر ایک طرف سے دوزخ کے خوف کی چھڑی لگے اور جنت کا مراقبہ کرو تا کہ جنت کی نعمتوں کا لُوسن ملے۔ اسی لئے جنت کی نعمتوں کو تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ وہاں حُوریں ہوں گی، دریا ہوں گے شہد کی نہریں ہوں گی، دودھ کا دریا ہوگا، پانی کا دریا ہوگا اور حُوروں کا ڈیزائن تک پیش کیا کہ اُن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی تا کہ یہ ہمارے نالائق بندے دُنیا میں کسی غیر محرم عورت کی ڈیزائن کو دیکھ کر اپنے اصلی وطن کی ڈیزائن کو نہ بھول جائیں تا کہ اُن کو یاد رہے کہ چند دِن کی بات ہے، یہ چند دِن کا مجاہدہ ہے، پھر ہمیشہ کے لئے عیش ہے اور جس کو جنت میں دائمی عیش ملنے والا ہے اُس دائمی عیش

کا عکس اور فیضان دُنیا ہی میں نظر آتا ہے جیسے چڑیا ایک ہزار میل پر ہے مگر اُس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے تو جن کے لئے جنت مقدر ہے تو جنت کا سایہ اُن کے دل پر کروڑں میل سے پڑتا ہے جس کی وجہ سے اللہ والوں کو آپ دیکھیں کہ کیسے مسکراتے رہتے ہیں ، کیسے ہنستے رہتے ہیں، اُن کے دِل میں کیسا اطمینان رہتا ہے کہ پریشان بھی اُن کے پاس جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میری پریشانی خود بخود بلا کسی دوا کے غائب ہوگئی۔ امریکہ سے ایک صاحب آتے ہیں اُن کو ڈیپریشن ہے ، وہ کیپسول اور ٹکیہ کھاتے ہیں لیکن خانقاہ میں قدم رکھتے ہیں تو کہتے ہیں سب کیپسول اور ٹکیہ ختم۔ دواؤں کی ٹکیہ ختم مگر انڈے کی ٹکیہ کھلا دیتا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ والوں کی صحبت نعمتِ مکانی ہے اور رمضان شریف نعمتِ زمانی ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ رہائش ہو اور رمضان کا مہینہ ہو تو جب زمان اور مکان کے دو دو انجن لگ جائیں گے تو اللہ کے قُرب کا راستہ جلد طے ہوگا۔ اِسی لئے اکثر بزرگوں نے مریدوں کو رمضان المبارک میں اپنے ہاں اکٹھا کیا۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی بڑے بڑے علماء رمضان میں پہنچ جاتے تھے لیکن جس کو لالچ ہوتی ہے وہی پہنچتا ہے۔ بغیر لالچ

دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ لیلیٰ کی لالچ میں مجنوں نے جنگل میں کتنی آہ و فغاں کی، کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں۔

تازیانۂ عبرت

آج سے چالیس سال پہلے میں عزیز آباد سے گذر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں شیروانی پہنے ہوئے مجھ سے مصافحہ کر کے کہنے لگے کہ مجھے ایک منٹ چاہیے۔ میں نے کہا کہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں اپنی بیوی پر عاشق ہوں مگر آج کل وہ مجھے جوتیاں لے کر دوڑاتی ہے، مجھ سے ناراض ہے، کوئی وظیفہ بتائیے کہ وہ مجھ سے خوش ہوجائے۔ میں رونے لگا۔ میں نے کہا کہ کاش ہمیں اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی فکر ہو جاتی کہ ہم اُن کو ناراض نہ کریں، کچھ ایسی معافی دردِ دل سے مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائیں۔ اُس کی تو بیوی کی محبت میں نیند حرام ہے اور ہم اللہ کی نافرمانی کر کے چائے پیتے ہیں، انڈے کھاتے ہیں، مکھن اُڑاتے ہیں۔ نافرمانی سے دل سیاہ ہے اور عیش کر رہے ہیں لیکن یہ کیا عیش ہے۔ منہ میں کباب ہے دل پر عذاب ہے۔ اللہ جس سے ناراض ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کے اَلم اور عذاب میں پکڑتا ہے تو سارا عالَم مل کر اللہ کے پکڑے ہوئے کو چھڑا نہیں سکتا کیونکہ چھڑاتا وہ ہے

جس کی طاقت پکڑنے والے سے زیادہ ہو اور اللہ سے بڑھ کر کسی کی طاقت نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے عیش کرنے والے انٹرنیشنل گدھے ہیں۔ اُن کے دماغ میں عقل کا نام و نشان نہیں ہے مگر جب موت آئے گی تب آنکھیں کھلیں گی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں؛

﴿ اَلنَّاسُ نِیَامٌ اِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَھُوْا ﴾

لوگ سو رہے ہیں لیکن جب موت آئے گی تب جاگیں گے، موت اُن کو جگائے گی۔

چین سے جینے کا نسخہ

اِس لئے اللہ کے نام پر دردِ دل سے کہتا ہوں کہ آپ بھی اور خواتین بھی دنیا میں چین سے رہنا چاہتے ہیں یا بے چین اور پریشان رہنا چاہتے ہیں؟ اگر چین سے رہنا چاہتے ہو تو چین اور خوشی صرف اللہ کے قبضہ میں ہے۔ مالک کو ناراض کر کے گناہوں کی لذّت سے حرام خوشیاں لینے والا ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کو عذابِ الٰہی میں اور بے چینی میں مبتلا کرنے کا اِقدام کر رہا ہے، اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا ہے۔ چین کا اللہ تعالیٰ نے یہی نسخہ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نیک عمل کرو اور مجھ کو خوش رکھو تو

فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ہم تم کو بڑی بالطف زندگی دیں گے۔
یہ ترجمہ حکیم الامت کا ہے۔

گنہگار پر تین قسم کا دُنیوی عذاب

لطف کہاں ڈھونڈتے ہو؟ اللہ کو ناراض کر کے؟ تمہاری کھوپڑی پر عذاب ہے ورنہ گناہوں میں اور خصوصاً باہی گناہوں میں دُنیاوی بے عزتی بھی ہے اور دل پر بھی ہر وقت پریشانی رہتی ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے، کوئی جان نہ جائے۔ تین قسم کا عذاب ہرگنہ گار کو ہر وقت رہتا ہے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے، کوئی جان نہ جائے اور اس معشوق کے وارثین کہیں مجھ سے انتقام نہ لیں اور اگر اسی حالت میں موت آگئی تو میں اپنے اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ جب اللہ پوچھے گا کہ تم نے اپنی زندگی اور اپنی جوانی کو کہاں ضائع کیا تو کیا جواب دوں گا۔ زندگی میری دی ہوئی تھی اور تم من مانی عیش کرتے تھے۔ مجھ آسمان والے کو بُھلا کر زمین پر رہتے تھے۔ وہ زمین والا کیسے عیش میں رہے گا جو آسمان والے کو بُھلا دے گا۔ اسی لئے کہتا ہوں کہ زندگی میں چلو ایک دفعہ ہی سہی کوشش کرو کہ کسی خانقاہ میں کسی اللہ والے کے یہاں بستر لگادو اور یہ مصرع پڑھو۔

بستر لگا دیا ہے ترے در کے سامنے

اہل اللہ پر فیضانِ انوارِ الٰہیہ کی عجیب تمثیل

الحمد للہ اختر کو میرے رب نے توفیق دی کہ جوانی میں پہلی ہی ملاقات میں ایک چلّہ میں نے اپنے شیخ کے پاس گذارا ہے مگر وہ چلّہ آج تک مجھے مزہ دے رہا ہے۔ اللہ والوں کی نظر پڑی ہوئی ہے جو آپ لوگ مجھے بغور دیکھتے ہیں، محبت سے دیکھتے ہیں تو مجھے اپنے مشائخ اور بزرگانِ دین اور وہ اللہ والے یاد آتے ہیں جن کی صحبت میں اختر رہا ہے اور جن کی نظر محبت کی مجھ پر پڑی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اپنا کمال نہیں سمجھتا۔ زمین پر سورج کی شعاع آجائے تو زمین اپنی روشنی پر ناز نہ کرے سورج کی شعاعوں کا شکر ادا کرے۔ لیکن دھوپ میں اور آفتاب میں کیا نسبت ہے۔ دھوپ شعاع شمسیہ ہے، سورج کی کرن ہے اور سورج کی کرن سورج سے الگ ہے یا نہیں؟ آپ دھوپ کو سورج نہیں کہہ سکتے مگر سورج سے الگ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب مولانا رومی کا وہ شعر حل ہوگیا کہ

خاصان خدا خدا نہ باشند
لیکن زخدا جدا نہ باشند

اللہ والے خدا نہیں ہیں لیکن وہ خدا سے جدا بھی نہیں ہیں۔

دیکھ لو دُھوپ نظر آرہی ہے جہاں سورج کی شعاعیں پڑ رہی ہیں وہی دُھوپ ہے، آپ اُس کو سورج نہیں کہہ سکتے لیکن یہ سورج سے الگ بھی نہیں۔ ابھی سورج ہٹ جائے تو دُھوپ بھی ختم ہو جائے گی۔ تو اللہ والے اللہ نہیں ہیں، اُن کو اللہ کہنا کفر ہے، شرک ہے لیکن وہ اللہ سے جدا بھی نہیں ہیں ، دُھوپ اور سورج میں جو نسبت ہے وہی اللہ تعالیٰ میں اور اللہ والوں میں ہے کہ وہ اللہ کے نُور سے روشن ہیں، اُن کی روشنی ذاتی نہیں ہے۔ دُھوپ کی گرمی سے سورج کی گرمی مل جاتی ہے، اللہ والوں کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے۔

تو یہ مبارک مہینہ آنے والا ہے۔ اگلا جمعہ جو آئے گا آپ اِن شاء اللہ حالتِ رمضان میں ہوں گے۔ اِس لئے مشورہ دے رہا ہوں کہ جس کو جہاں مناسبت ہو روحانی بلڈ گروپ کے مطابق اپنے مشائخ کے ساتھ رمضان گذار لے تو میں امید رکھتا ہوں کہ اِن شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ رمضان المبارک اور صحبت اہل اللہ کے ڈبل انجن سے وہ قُربِ الٰہی کے مقامِ بلند پر پہنچ جائے گا۔ اِس لئے رمضان کے مہینہ سے گھبرانا نہیں چاہئے کہ سارا دِن بھوکا رہنا پڑے گا بلکہ خوش ہونا چاہئے کہ روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا ورنہ آپ کا

شمار اُن دیہاتیوں میں ہو جائے گا جن سے ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا کہ بھائیو رمضان المبارک آرہے ہیں دیکھو مہینہ بھر روزہ رکھنا، رمضان کے آتے ہی روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ دیہاتیوں نے کہا کہ رمضان شریف کدھر سے آتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مغرب کی طرف سے جب پہلی تاریخ کا چاند دکھائی دیتا ہے۔ گاؤں والے جاہل، بے وقوف تھے۔ سب نے طے کیا کہ چلو پہلی تاریخ کو گاؤں سے باہر مغرب کی طرف لاٹھی لے کر بیٹھ جائیں گے جب رمضان شریف آئیں گے تو ہم لوگ اُن کو مار مار کر بھگا دیں گے لہٰذا روزہ نہیں رکھنا پڑے گا چنانچہ سورج ڈوب چکا تھا ایک آدمی مغرب کی طرف سے اونٹ پر بیٹھا ہوا آرہا تھا۔ سب لاٹھی لے کر دوڑے مگر سوچا کہ پہلے نام تو پوچھ لو کہ واقعی یہ رمضان ہے بھی یا نہیں۔ سب نے پوچھا کہ جناب آپ کا نام کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا نام رمضان علی ہے۔ بس پھر کیا تھا سب نے اُس پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیئے۔ بے چارہ گھبرا کر اونٹ گھما کر واپس بھاگ گیا۔ ایک مہینہ بعد مولانا آئے۔ پوچھا کہ بھائی روزے رکھے تھے؟ کہا کہ ہم پر روزہ فرض ہی نہیں ہوا، رمضان شریف کو ہم نے گاؤں میں داخل ہی نہیں ہونے دیا۔ یہ لطیفہ اِس لئے سُنا دیا کہ لطیفہ سے نیند غائب ہو جاتی ہے، سستی اور بوریت ختم ہو جاتی ہے۔

روزہ کی ایک حکمت

آگے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ کی فرضیت میں میری شانِ رحمت کا ظہور ہے، تم کو تکلیف دینے کے لئے روزہ فرض نہیں کررہا ہوں بلکہ روزہ اِس لئے فرض ہو رہا ہے تاکہ تم میرے دوست بن جاؤ۔ جب تم ایک مہینہ تک جائز نعمتوں سے اور ہماری جائز مہربانیوں سے اپنے نفس کو بچاؤ گے کہ دن بھر رزقِ حلال بھی نہ کھاؤ گے ، نہ پیو گے تو اِس مشق اور ٹریننگ کے بعد اُمید ہے کہ بعدِ رمضان تم حرام چھوڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اِس کے علاوہ رمضان شریف کی ایک اور فضیلت بیان کرتا ہوں۔ یوں تو روزہ کا بہت ثواب ہے کہ جنت واجب ہو جاتی ہے اور اُس کے پچھلے گُناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ایماناً اور احتساباً روزہ رکھتا ہے۔

﴿مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (الحدیث)﴾

احتساب کا ترجمہ مولانا علی میاں ندوی دامت برکاتہم (افسوس اَب رحمۃ اللہ علیہ ہوگئے۔ جامع) نے حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا تھا کہ احتساب کے معنیٰ ہیں ثواب کی لالچ۔ اللہ والوں کے ترجمہ میں کیا مزہ ہے۔ ایماناً یعنی اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور احتساباً یعنی ثواب کی لالچ رکھتے ہوئے۔

روزہ داروں کی ایک عظیم الشان فضیلت

تو حکیم الامت مجدد الملت نے بہشتی زیور حصہ نمبر ۳ میں حدیث نقل فرمائی جس میں روزہ داروں کی ایسی فضیلت ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا تو روزہ داروں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں دستر خوان بچھوائیں گے اور روزہ دار لوگ میدانِ محشر کی گرمی اور حساب کی پریشانی سے محفوظ عرش کے سائے میں پلاؤ بریانی کھا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی شاندار مہمانی ہوگی اور قیامت کے دن جس کو عرش کا سایہ مل جائے گا اُس کا حساب نہیں ہوگا کیونکہ جہاں حساب ہوگا وہاں سایہ نہ ہوگا اور جہاں سایہ ہوگا وہاں حساب نہ ہوگا کیونکہ سایۂ رحمت میں بلانا اور ضیافت کرنا یہ مہمان کا اعزاز ہے اور دُنیا میں بھی کوئی میزبان اپنے معزز مہمان سے یہ سلوک نہیں کرتا کہ دعوت کے بعد اُس سے حساب کتاب لے یا اُس کو تکلیف دے تو اللہ پاک تو ارحم الراحمین ہیں اُن کی رحمت سے بعید ہے کہ عرش کا سایہ دے کر پھر حساب کتاب کی پریشانی اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں۔ اِس لئے اِن شاء اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی اور سایۂ عرش پانے والوں کی جنت پکی ہے۔

فدیہ کا مسئلہ

لہٰذا روزہ دار روزہ رکھ کر تکلیف اُٹھالیں اور جو بہت کمزور ہو، بیمار ہو، دیندار ڈاکٹر نے کہہ دیا ہو کہ آپ کے لئے روزہ مضر ہے تو وہ رمضان گذر جانے کے بعد دو سیر گندم کی قیمت روزانہ اکٹھی دے دے لیکن پیشگی دینے سے روزہ کا فدیہ ادا نہیں ہوگا۔

کفارۂ قسم کا مسئلہ

ایسے ہی قسم کا کفارہ ہے۔ کسی نے قسم توڑ دی تو دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو دو سیر گندم فی کس قیمت ادا کرے۔ مگر دس مسکین کو الگ الگ دے۔ اگر ایک مسکین کو دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا۔ اگر مسئلہ نہیں جانتا اور ایک مسکین کو بلایا اور کہا کہ بھئی میں نے قسم توڑ دی ہے تم یہ دو سیر گندم کے حساب سے دس دن کی قیمت مثلاً ڈھائی سو روپے لے لو تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوا۔ اِس لئے چاہے اُسی مسکین کو دو مگر دس دن تک دو سیر گندم کی قیمت یومیہ دیتے رہو اور اگر آپ کو جلدی ہے ایک ہی دن میں کفارہ دینے کا شوق ہے تو دس مسکین کو تلاش کرلو اور اگر مسکین نہ ملتے ہوں تو کسی متقی عالم کے مدرسہ میں دو جو شریعت کے مطابق کفارہ ادا کرے گا اور چوراہوں پر جو مسکین نظر آتے ہیں یہ

مسکین نہیں، اِن کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں یہ باقاعدہ گروپ ہوتا ہے، اِن کا باقاعدہ ٹھیکہ ہوتا ہے اِس لئے اپنے صدقات خیرات مدارس میں دیجئے ۔ آپ کو ڈبل ثواب ملے گا آپ کا واجب بھی ادا ہو جائے گا اور صدقہ جاریہ بھی ہوگا۔ ورنہ اگر جوش میں نادانی سے ایک ہی مسکین کو دے دیا تو ایک دن کا ادا ہوگا اور قیامت کے دن نو دن کا مواخذہ ہوگا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا۔ وہاں یہ سوال ہوگا کہ مسئلہ پوچھا کیوں نہیں؟ کوئی روڈ پر موٹر نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب مجھے اِس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موٹر نکالا پہلے قانون سیکھو تب روڈ پر آؤ۔ اب رُوٹ پر آگئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو۔

تو رمضان شریف کی یہ ایک ہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ میاں کی طرف سے دعوت ہوگی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھاؤ جب کہ سب گرمی سے پسینہ میں شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدان محشر کی گرمی سے نکال کر سایہ عرش میں بریانی کھلا رہے ہیں۔ تمہاری دعوت ہو رہی ہے۔ کتنی مبارک ہمت تھی جس سے تم نے دُنیا میں روزہ رکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

روزہ داروں کے لئے دو خوشیاں

حدیث پاک میں ہے کہ روزہ داروں کو دو خوشیاں ہیں، ایک دُنیا میں افطار کے وقت اور دوسری قیامت کے دن جب وہ اپنے رَب سے ملاقات کریں گے۔ افطار میں روزہ دار کو اتنا مزہ آتا ہے کہ روزہ خور اُس سے محروم ہوتا ہے۔ افطاری کے وقت روزہ دار اور غیر روزہ دار کے چہرے سے پہچان لو گے ۔ اگر کسی نے روزہ نہیں رکھا لیکن پھر بھی ٹھونس رہا ہے کہ یار دہی بڑا کون چھوڑے تو اُس کا چہرہ بتا دے گا کہ اِس ظالم نے روزہ نہیں رکھا۔ روزہ دار کے چہرہ پر ایک نور ہوتا ہے، ایک چمک ہوتی ہے لیکن افطاری کی دعوتوں کی وجہ سے جماعت کی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ کہیں افطار کی دعوت ہو جس کا نام افطار پارٹی ہے وہاں سموسہ دہی بڑا وغیرہ کی ڈش اور فش ہوتی ہے لہٰذا کبھی بھی افطاری کے لئے جماعت کی نماز مت چھوڑو۔ تھوڑی سی کھجور وغیرہ سے افطاری کر کے پانی پی لو۔ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ کے آؤ اور اطمینان سے کھاؤ۔ جلدی جلدی کھانے میں مزہ بھی نہیں اور دعوت والے سے پہلے ہی طے کرلو کہ بھئی ہم جماعت سے نماز پڑھیں گے

پھر آپ کے افطار کا جتنا بھی سامان ہوا ہم سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ تاکہ میزبان بھی خوش ہو جائے ورنہ بے چارہ ڈرے گا کہ اتنی محنت سے پکوایا اور یہ سب جا رہے ہیں جماعت سے نماز پڑھنے۔ اِس لئے اُس سے پہلے ہی وعدہ کرلو کہ ابھی جماعت پڑھ کر آتے ہیں پھر آ کے خوب کھاؤ چاہے عشائیہ نہ کھاؤ افطاریہ ہی کھالو لیکن افطاری میں اتنا ہوس سے اور ہبک کے کھانا کہ جس سے سجدے میں حلق سے دہی بڑا نکلنے لگے جائز نہیں۔ خود تو سجدہ میں جاتے ہوئے کہہ رہے ہیں اللہ اکبر اللہ بڑا ہے اُدھر دہی بڑا کہہ رہا ہے کہ میرا نام دہی بڑا ہے، پہلے میں نکلوں گا۔ اتنا کھانے کی ضرورت کیا ہے۔ اِتنا کھاؤ کہ تراویح پڑھ سکو یہ نہیں کہ کھا کے نیند آگئی اور عشاء اور تراویح غائب یا کھٹی ڈکار آرہی ہے چورن کھا رہے ہیں اور سیون اَپ پی رہے ہیں۔ اِتنا کھاؤ جتنی بھوک ہے جو ہضم کرلو۔ معدے کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔

بدنظری کی حرمت کا ایک سبب ایذاءِ مُسلم ہے

اِس لئے بد نظری کے حرام ہونے کا یہ سبب شاید آپ پوری کائنات میں مجھ سے ہی سنیں گے کہ مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے اور کسی کی بہو بیٹی یا کسی حسین لڑکے کو دیکھنے سے اپنے قلب

کو کش مکش پریشانی اور تکلیف ہوتی ہے تو دیکھنے والا بھی تو مسلمان ہے لہٰذا کسی مسلمان کا اپنے دل کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔ بدنظری کے حرام ہونے کی یہ حکمت ہے کہ ناظر صاحب بھی تو مسلمان ہیں اُن کے دل کو تکلیف ہو رہی ہے اور ایذائے مسلم حرام ہے اِس لئے بدنظری کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا۔

اللہ کی فرماں برداری کے لئے تکلیف اُٹھانا فرض ہے

لیکن اگر کسی شخص کے مزاج میں کنجوسی غالب ہو اور زکوٰۃ نکالنے میں تکلیف ہو رہی ہو تو اُس وقت وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ زکوٰۃ دینے میں مجھے اذیت ہوتی ہے اور مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے لہٰذا میں سوچتا ہوں کہ زکوٰۃ نہ دوں۔ یہاں چاہے نفس کو کتنی بھی تکلیف ہو رہی ہو زکوٰۃ دینی پڑے گی ورنہ تو نماز میں بھی کہے گا کہ ہم کو تکلیف ہوتی ہے زکوٰۃ میں بھی تکلیف ہوتی ہے حج اور روزہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اِس بہانہ سے تو اسلام کے کسی حکم پر عمل نہیں کرے گا۔ ایسی تکلیف جسے اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہو اُس تکلیف کو اٹھانا فرض ہے۔ نظر بازی کی تکلیف کوئی فرض ہے؟ اللہ نے اُس کو حرام کیا ہے۔ حرام کے لئے تکلیف مت اٹھاؤ۔

رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی دو بیماریاں

(۱) بدنظری

لہٰذا رمضان میں خصوصاً بدنگاہی سے بچو۔ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہوجاتا ہے۔ اِن میں سے ایک یہی بدنظری ہے جس کی میں تفسیر پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بد نظری کو مَردوں کے لئے بھی حرام فرمایا ہے اور خواتین کے لئے بھی حرام فرمایا ہے یعنی جہاں یَغُضُّوْا ہے کہ مردوں کو چاہیے کہ نظر بچائیں وہیں یَغْضُضْنَ بھی ہے کہ خواتین پر بھی فرض ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

تفسیر وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ

لیکن وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ فرمایا اور یَصْنَعُوْنَ صنعت سے ہے اور صنعت کہتے ہیں مصنوع کو جیسے طرح طرح کی مصنوعات۔ جدّہ میں یہ اشکال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یَصْنَعُوْنَ کیوں نازل فرمایا۔ نظر بازی بھی تو فعل ہے، عمل ہے پھر یَفْعَلُوْنَ اور یَعْمَلُوْنَ اللہ تعالیٰ نے کیوں نازل نہیں فرمایا یَصْنَعُوْنَ نازل فرمایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے خدا یہاں کوئی کتاب

نہیں ہے مگر اے کتاب کے نازل کرنے والے آپ یہاں بھی ہیں لہٰذا اس کا جو مفہوم آپ کے نزدیک ہو میرے دل میں عطا فرمائیے۔ فوراً دِل میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پھر یہاں کراچی آ کر تفسیر روح المعانی دیکھی تو جدّہ میں جو مضمون دل میں عطا ہوا تھا وہی تفسیر روح المعانی میں ملا کہ نظر باز کے چہرے کے مختلف ڈیزائن بنتے ہیں۔ کبھی اوپر دیکھتا ہے کبھی نیچے دیکھتا ہے، کبھی داہنے دیکھتا ہے کبھی بائیں کبھی آگے کبھی پیچھے اور اِس طرح اُس کے چہرہ کی مختلف ڈیزائن اور صنعتیں بنتی رہتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ کہ ہم تمہاری مختلف قسم کی صنعتوں کو اور چہرے کی مصنوعات اور بناوٹوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ تمہاری آنکھیں کبھی نیم باز ہوتی ہیں، آدھی کھلی اور آدھی بند مارے شرم کے اور کبھی بہت زیادہ کھلی ہوں گی، کبھی گوشہ سے داہنی طرف دیکھے گا، کبھی بائیں طرف، کبھی کالا چشمہ لگا کر دیکھے گا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ بڑے میاں کدھر دیکھ رہے ہیں تو علامہ آلوسی نے اِس کی چار تفسیریں پیش کیں جو میں علماء دین کے لئے پیش کرتا ہوں کیونکہ اِس مجمع میں علماء بھی تشریف لاتے ہیں۔

پہلی تفسیر

﴿ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِاِجَالَۃِ النَّظَرِ ﴾

نگاہوں کو گھما گھما کے تمہارا حسینوں کو دیکھنا اللہ اِس سے باخبر ہے۔

موٹر سائیکل سے جارہے ہیں اور اسٹاپ پر پیچھے دیکھ رہے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھا ہے۔

یہ واقعہ مرا خود اپنا چشم دید ہوا

موٹر سائیکل پر جارہے ہیں اور ٹریفک چل رہا ہے، کہ کوئی شکل نظر آگئی تو اب بار بار مڑ مڑ کر دیکھ رہا ہے اِسی لئے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں، کتنی جانیں ختم ہوگئیں۔ حُسن نے کتنوں کو قتل کردیا مگر قصورعشق ظالم کا ہوتا ہے۔ کیا کوئی حسین کہتا ہے کہ کار چلاتے ہوئے مُڑ مُڑ کے مجھے دیکھتے جاؤ۔ نظر بازی سے کتنے ایکسیڈنٹ میں مرگئے اور کتنے ایک ہی نظر میں پاگل ہوگئے۔ زندگی بھر اُس حسین کے عشق سے چھٹکارا نہیں ملا، لاکھ لاحول پڑھ کر تھکارا مگر چھٹکارا نہیں ملا۔ نظر کی لعنت بہت خطرناک چیز ہے۔ دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے، نماز میں کہے گا منہ میرا طرف کعبہ شریف کے مگر دل کے سامنے شیطان اِسی حسین کا فیچر رکھے گا۔ یہ شیطان بہت بڑا ٹیچر ہے اور چیٹر (Cheater) بھی ہے تو وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِاِجَالَۃِ النَّظَرِ یہ تفسیر روح المعانی کا درس دے رہا ہوں کہ مختلف زاویوں، مختلف آفاق و اطراف، مختلف اکناف و اکنا اور مختلف ابواب میں تمہاری نظر کے گھمانے سے اللہ باخبر ہے۔

دوسری تفسیر

اور دوسری تفسیر کیا ہے؟

﴿ وَاللهُ خَبِیْرٌ بِاسْتِعْمَالِ سَائِرِ الْحَوَاسِّ ﴾

بدنظری میں تم جو اپنے تمام حواس استعمال
کرتے ہو اللہ اس سے بھی باخبر ہے

کہ پہلے تم قوت باصرہ یعنی نظر خراب کرتے ہو اس کے بعد پھر تم اس کی بات سننا چاہتے ہو، پھر اس سے بات کرنا چاہتے ہو یعنی تم اپنے پانچوں حواس استعمال کرتے ہو، قوت باصرہ، قوت سامعہ، قوت شامہ، قوت لامسہ، قوت ذائقہ، تمہارے سارے حواس خراب ہو جاتے ہیں مگر سبب اول وہی نظر بازی ہے۔ نہ دیکھو نہ ان میں دل اٹکے نہ دل لٹکے نہ تمہاری کمر مٹکے۔ ان سے دل نہ لگاؤ

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گذرا ہوں خریدار نہیں ہوں

نفس سے ایک مہینہ کا معاہدہ

نظر بچانے پر انعام حلاوت ایمانی ہے کہ تم کو ایمان کی مٹھاس مل جائے گی یعنی لیلیٰ سے نظر کو بچایا اور مولیٰ کو پایا۔ تو رمضان میں اللہ کے نام پر گذارش کرتا ہوں کہ ایک مہینہ کا وعدہ کرلو، نفس

سے معاہدہ کرلو کہ پورے مہینہ بدنظری نہیں کریں گے۔ ایک مہینہ کی ٹریننگ ہے اور روزہ کا بھی احترام ہے۔ کہتے ہیں کہ پیٹ میں پڑا چارہ تو اچھلنے لگا بے چارہ اور تمہارے پیٹ میں چارہ بھی نہیں اور پھر بھی اچھل رہے ہو۔ روزہ رکھ کر بدنظری بہت بڑے خسارہ کی بات ہے اِس لئے فی الحال نفس کو مُؤدَّب کرنے کے لئے اور مُہذَّب بنانے کے لئے اور ٹریننگ دینے کے لئے ایک مہینہ کا ارادہ کرلو کہ پورے رمضان میں ایک نظر بھی خراب نہیں کریں گے اور رمضان سے پہلے ہی کمر کس لو کیونکہ سفر کرنا ہوتا ہے تو دو دن پہلے ہی سے سامان رکھتے ہو کہ بھئی یہ رکھ لو وہ رکھ لو، ریل میں فلاں فلاں چیز کی ضرورت پڑے گی۔ رمضان کی ریل میں بیٹھنا ہے تو ابھی سے ارادہ کرلو، آج ہی سے مشق شروع کردو۔

تیسری تفسیر

اور تیسری تفسیر کیا ہے؟

﴿ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِتَحْرِیْكِ الْجَوَارِحِ ﴾

اور اللہ باخبر ہے تمہارے اعضاء بدن کے متحرک ہوجانے سے۔

بدنظری کی نحوست سے تمہارے ہاتھ پیر بھی حرکت میں

آجائیں گے۔ ہاتھ سے اُس مکتوب الیہ یا مکتوب الیہا کو خط لکھو گے اور پاؤں سے اُس کی گلیوں کا چکر لگانا شروع کردو گے وغیرہ تمہارے سارے جوارح کا اِس کے اندر مشغول ہونے کا خطرہ ہے۔ کتنی عمدہ تفسیر کی علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزاء خیر دے۔

چوتھی تفسیر

اور آخری تفسیر کیا ہے؟

﴿ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَقْصُدُوْنَ بِذَالِکَ ﴾

اللہ تمہارے دل کی اس خبیث نیت سے بھی باخبر ہے۔ کہ اگر یہ معشوقہ یا معشوق مل جائے تو اُس کے ساتھ بدفعلی کا جو ارادہ تمہارے دل میں چھپا ہوا ہے اللہ اِس سے بھی باخبر ہے۔ اِس نظر بازی سے مقصود صرف نظر بازی نہیں، حسینوں کا فرسٹ فلور مقصود نہیں ہے، خالی گال اور کالے بال مقصود نہیں ہیں، ناف کے نیچے حرام کاری اور بدمعاشی کی تمہاری نیت سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باخبر ہیں۔ دُنیا میں جن ممالک میں بے پردگی عام ہے وہاں زنا عام ہے۔ شراب اور بے پردگی یہ دو چیزیں زنا کے خاص اسباب ہیں۔ ایک امریکن لڑکے نے پوچھا کہ گانا

شریعت میں کیسا ہے؟ میں نے کہا حرام ہے۔ اُس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا گانا سُننے سے زنا کا تقاضا پیدا ہوتا ہے۔

﴿ اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا ﴾

تو اُس نے کہا آل رائٹ یعنی بالکل صحیح ہے، جب ہم گانا سنتے ہیں تو ہمارے دل میں زنا کے بہت زیادہ تقاضے شروع ہوجاتے ہیں۔ گانے سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں دنیاوی محبوبوں کی محبت کے مضامین ہوں یا ساز و موسیقی ہو۔ اللہ اور رسول کی محبت کے اشعار جن میں ساز و موسیقی نہیں ہوتی مستثنیٰ ہیں۔ اِن کا نام جو گانا رکھے گا وہ بے وقوف ہے۔

برکاتِ رمضان سے محروم کرنے والی دوسری بیماری

(۲) غیبت

اب دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر مثلاً کراچی سے کلکتہ بھیج رہا ہے، ڈھاکہ بھیج رہا ہے، دہلی بھیج رہا ہے۔ جس کی غیبت کر رہا ہے وہ چاہے دہلی کا ہو، ڈھاکہ کا ہو، کلکتہ کا ہو مدراس کا ہو بمبئی کا ہو غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس کے اعمالنامہ میں جا رہی ہیں جس کی غیبت کر رہا ہے۔ اِس لئے

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم مفلس اس کو سمجھتے ہیں جو غریب مسکین ہو۔ فرمایا نہیں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیکیاں روزہ نماز تلاوت حج عمرہ وغیرہ لے کر آئے لیکن غیبت سے نہیں بچا جس کی وجہ سے اُس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی اُس نے غیبت کی ہے اور جب نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو جس کی غیبت کی ہے اُس کے گناہ اُس کے سر پر لاد دیۓ جائیں گے جس کے نتیجہ میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

غیبت کے زِنا سے اشد ہونے کی وجہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کا گناہ زِنا سے اشد ہے۔

﴿ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا الخ ﴾

(مشکوۃ باب حفظ اللسان و الغیبۃ و الشتم)

صحابہ نے پوچھا زنا سے کیوں اشد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کار اپنے زنا سے اگر معافی مانگ لے تو معافی ہوجائے گی۔ جس کے ساتھ زنا کیا ہے اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں ہے۔ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے۔ یہ حق العباد نہیں ہے لیکن غیبت

حق العباد ہے۔ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس سے معافی نہیں مانگے گا یہ گناہ معاف نہیں ہوگا بشرطیکہ جس کی غیبت کی ہے اُس کو اطلاع ہوجائے۔ جب تک اُس کو اطلاع نہیں ہوئی اُس وقت تک اُس سے معافی مانگنا ضروری نہیں مثلاً ایک آدمی نے یہاں بیٹھ کر لاہور والے کی غیبت کی اور اُس کو خبر نہیں ہے پھر اُس کو خط لکھنا یا لاہور جا کر معافی مانگنا یہ بالکل عبث ہے، بے کار ہے بلکہ ناجائز ہے کیونکہ خواہ مخواہ آ بَیل مجھے مار والی بات ہے۔ وہ سوچے گا کہ یار تم کیسے آدمی ہو کہ غیبت کرتے ہو! دیکھنے میں ایسے پیارے دوست بنے ہوئے ہو۔ لہٰذا جس کو اطلاع نہ ہوئی ہو اُس سے معافی مت مانگو نہ خط سے نہ وہاں جاکر۔ بس جس مجلس میں غیبت کی ہو وہاں کہہ دو کہ مجھ سے نالائقی ہوگئی، وہ مجھ سے بہتر ہیں اُن کی خوبیوں پر افسوس میری نظر نہیں گئی۔ جیسے مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے سارا جسم اچھا ہے اُس کو نظر انداز کرتی ہے اور صرف گندی جگہ پر بیٹھتی ہے اِسی طرح ہزاروں خوبیوں کو نظر انداز کر کے میں نے اُن کے ایک عیب کو دیکھا اور کیا معلوم اُنہوں نے اُس سے بھی توبہ کرلی ہو اور اللہ کا پیار حاصل کرلیا ہو اور تین دفعہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر بخش دو بلکہ صبح و شام کے جو معمولات میں نے بتائے ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو،

ستایا ہو یا مارا ہو ان سب کا ثواب اے اللہ اُن کو دے دے اور اُن کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ ماں باپ کو بھی اِس میں شامل کرلو۔ بزرگوں کا اِس میں اختلاف ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر ملے گا یا ہر ایک کو پورا ملے گا مثلاً تین دفعہ قل ھو اللہ کا ثواب اگر سو آدمیوں کو بخشا تو کیا سو حصہ لگے گا، بانٹا جائے گا، تقسیم ہوگا؟ مگر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہی ہے جس کو حکیم الامت نے نقل کیا ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہوگا سب کو برابر ملے گا۔ سورۂ یٰس شریف پڑھ کے بخشو تو دس قرآن پاک کا ثواب اور تین دفعہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر بخشو تو ایک قرآن پاک کا ثواب ہر ایک کو پورا پورا ملے گا چاہے بے شمار آدمیوں کو بخشو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے یہ قریب ہے۔

کفارۂ غیبت کی دلیلِ منصوص

تو غیبت کے متعلق بہت بڑے بڑے علماء بھی اِس مسئلہ سے واقف نہیں ہیں۔ وہ یہی کہیں گے معافی مانگنا پڑے گی کہ یہ حق العباد ہے، بندوں کا حق ہے لیکن حکیم الامت کا یہ مضمون الطرائف و الظرائف میں، میں نے خود پڑھا ہے کہ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس کو اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض وجہ سے جائز بھی نہیں ہے کیونکہ اِس سے اُس کا دل برا ہوگا کہ یار تم اچھے خاصے

دوست بن کر میری غیبت کر رہے تھے تو یہ اذیت پہنچانا ہوگا کیونکہ اُس کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میری غیبت کی گئی ہے لہٰذا جب تک اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں بلکہ مندرجہ بالا طریقہ سے اس کی تلافی کرنا کافی ہے اور اِس کی دلیل یہ حدیث ہے؛

﴿ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهٗ ﴾

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان و الغیبۃ والشتم)

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لئے استغفار کرے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب اُس کو اطلاع نہ ہوئی ہو یا اُس کا انتقال ہوگیا ہو۔ ہاں اگر اطلاع ہوگئی تو اب اُس سے معافی مانگنا واجب ہے۔ جب تک معافی نہیں مانگو گے یہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔ اِس کو میں جب بیان کرتا ہوں تو بڑے بڑے علماء میرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خون کے رشتوں میں کون لوگ شامل ہیں

ایسے ہی ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ شریعت میں ساس سسر اور برادرانِ نسبتی یعنی بیوی کے بھائی وغیرہ یہ سب خون کے رشتوں میں شامل ہیں۔ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ خون کے رشتوں سے کیا مراد ہے؟

اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ الْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ
وَالْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ

اپنے نسب اور خاندان سے جو رشتے بنتے ہیں مثلاً ماں باپ بہن بھائی دادا دادی نانا نانی وغیرہ یہ سب خون کے رشتوں میں شامل ہیں اور بیویوں کی طرف سے جو قرابت اور رشتہ بنتا ہے، ساس سسر اور بیوی کے بہن بھائی وغیرہ یہ بھی خون کے رشتوں میں شامل ہیں۔ اِس لئے ذرا ذرا سی بات میں ساس سسر سے لڑو مت، برادر نسبتی کو گالیاں مت دو اُن کا ویسا ہی ادب اور اکرام اور ویسی ہی خدمت کرو جیسے اپنے ماں باپ اور سگے بھائی کی کرتے ہو۔ جہاں بھی میں نے یہ مسئلہ بیان کیا علماء دین نے مجھے جزاک اللہ کہا اور اسی محراب میں بیان کیا تو پاکستان کے ایک بہت بڑے عالم نے فرمایا کہ آج میرے علم میں اضافہ ہوا اور بنگلہ دیش میں بھی جہاں جہاں بیان کیا تو علماء نے کہا کہ ہم نے زندگی بھر حدیث وتفسیر پڑھائی لیکن آج ہمارے علم میں اضافہ ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا فَخْرَ یَا کَرِیْمُ۔

قرآن پاک میں غیبت کی حُرمت کا عجیب عنوان

اور اللہ تعالیٰ نے کس عنوان سے ہم کو غیبت سے نفرت دلائی ہے کہ طبیعت میں اگر ذرا سلامتی ہو تو کبھی کوئی غیبت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، قرآن پاک کی آیت ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضاً اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ

لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوْہُ (الحجرات)

اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے، اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ (بیان القرآن) یعنی جب مُردہ بھائی کا گوشت کھانا تم ناگوار سمجھتے ہو تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو کیونکہ غیبت کرنا گویا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے تو غیبت کر کے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھارہے ہو اور مُردہ اس لئے فرمایا کہ وہ موجود نہیں ہے اس لئے مُردہ کی طرح وہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔

غیبت کا سبب کبر ہے

رمضان کا مہینہ آرہا ہے بعضے ایسے ظالم ہیں کہ رمضان میں اور زیادہ غیبت کرتے ہیں کہ بھئی ٹائم پاس نہیں ہورہا ہے آؤ کسی کچھ گل کریں۔ پیٹ میں روزہ ہے اور غیبت کر کے حرام کے مرتکب

ہو رہے ہیں اور مُردہ کا گوشت کھا رہے ہیں۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے یا سنتا ہے وہ اپنے کو اُس سے بہتر سمجھتا ہے۔ جو اپنے کو سب سے حقیر سمجھے گا وہ تو سوچے گا کہ کیا پتہ قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا۔ حکیم الامت کا یہ جملہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرو کہ اے اللہ میں سارے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور سارے جانوروں سے اور کافروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ نہیں معلوم خاتمہ کیسا ہونا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ

کیوں اس کی غیبت کرتے ہو۔ ہوسکتا ہے اُس کی کوئی نیکی اللہ کے ہاں قبول ہو اور ہوسکتا ہے کہ ہماری کسی خطا پر اللہ کا عذاب اور غضب لکھا ہو۔ اِس لئے نہ غیبت کرو نہ سنو اور کوئی غیبت کرنے لگے تو یہ جملہ کہہ دو کہ بھائی غیبت نہ کرو، ماشاء اللہ اُن میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ جو تم نے دیکھا ہے انہوں نے اُس سے توبہ کرلی ہو۔ کیا تم نے یہ حدیث نہیں پڑھی:

﴿ اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللہِ ﴾

توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے اور کیا قرآن پاک کی یہ آیت نہیں پڑھی:

﴿ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ﴾

اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ تو جس کا گناہ تم نے دیکھا بھی ہے ممکن ہے کہ اُس نے توبہ کرلی ہو اور توبہ سے وہ اللہ کا محبوب بن گیا ہو۔ تو محبوبانِ خداوند تعالیٰ کی تم غیبت کرتے ہو اور اللہ کے محبوب کی برائی کر کے اپنے اوپر غضب الٰہی کو خرید رہے ہو۔

غیبت کے متعلق ایک نہایت اہم حدیث

اور غیبت کے بارے میں ایک حدیث تو ایسی ہے جس کو سُن کر شاید ہی کوئی ایسا ظالم اور احمق ہوگا جو غیبت کرے یا سنے۔ مشکوٰۃ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں،

مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ الخ

(مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۳)

جب کسی کے سامنے اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اُس کی مدد کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُنیا اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔ اور مدد کرنے سے کیا مراد ہے؟ یعنی غیبت کرنے والے کی بات کا رد کرے جیسے ہمارے سید الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی غیبت کرتا تو خاموش رہتے

اور جب وہ غیبت کرچکتا تو فرماتے کہ جو کچھ تم نے کہا بالکل غلط ہے ہم ان کو جانتے ہیں وہ ایسے آدمی نہیں ہیں جیسا تم کہتے ہو۔ غرض کچھ تو کہو، کچھ تو منہ سے نکالو کہ میاں وہ ہم سے اچھے ہیں، ان میں بہت سی خوبیاں ہیں وغیرہ ، یہ نہیں کہ خاموشی سے سُن لیا اور ایک لفظ بھی نہیں بولے یا غٹرغوں کبوتر کی طرح اُس کی ہاں میں ہاں ملا دی کہ یار مجھے تو بہت عرصہ سے یہی ڈاؤٹ (Doubt) تھا آج تو تم نے بہت بڑا راز آؤٹ (out) کردیا اور اسے خبر نہیں کہ خود ہوگیا ناک آؤٹ (Knock out)۔

تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے سامنے مسلمان کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد کرے مثلاً یہی کہہ دیا کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو یا یہ کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں وغیرہ تو نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دُنیا اور آخرت میں مدد کرے گا بتاؤ بھئی کتنا بڑا انعام ہے۔ ایک جملہ سے اپنے بھائی کی مدد کردینا یا خواتین اپنی بہن کی مدد کردیں کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو، غیبت تو سننا بھی حرام ہے تو کتنا بڑا انعام ملے گا کہ دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوجائے گی۔ اگر وہ کہے کہ بھائی ہم کوئی جھوٹ تھوڑی بول رہے ہیں۔ یہ واقعی بات ہے، حقیقی بات ہے تو کہہ دو کہ واقعی بات ہے تب ہی تو غیبت ہے۔

اگر جھوٹی بات ہوتی تو بہتان ہوتا۔ غیبت کی تعریف یہی ہے کہ سچی برائی ہو جو پیٹھ پیچھے نقل کرے ۔

غیبت کی حُرمت بندوں سے اللہ کی محبت کی دلیل ہے

غیبت کا حرام کرنا حق تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ پیار اور رحمت کی دلیل ہے جیسے کوئی ابا اپنے بچے کو خود تو ڈانٹے گا مگر پسند نہیں کرے گا کہ میرے بیٹے کی برائی ہوٹلوں میں اور اسٹیشنوں پر سڑکوں پر ہو۔ غیبت کے حرام ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شان رحمت کی یہ عظیم دلیل ہے یا نہیں؟ کہ واقعی اُس میں یہ عیب ہے مگر اُس کا یہ تذکرہ بھی نہ کرو، میرے بندہ کو رسوا نہ کرو۔ اگر بہت ہمدردی ہے تو اُس کو خط لکھ دو یا خود چلے جاؤ اور اُس کو سمجھا دو ۔اور اگر مدد نہیں کی غیبت سُنتا رہا یا سُنتی رہی تو کیا عذاب ہے سن لو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳)

جس کی غیبت کی جارہی ہے اگر اُس کی مدد نہ کی درآنحالیکہ اُس کی مدد پر قادر تھا تو اللہ اُس کو پکڑے گا دُنیا میں بھی اور آخرت میں۔ اس کی شرح محدثین نے کی ہے اَیْ اَخَذَ لَھُمُ اللہُ وَانْتَقَمَ مِنْہُ اللہُ اُس کو

دُنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا اور اُس سے انتقام لے گا۔ اِس حدیث کے بعد میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ غیبت کرنے یا سُننے میں کچھ فائدہ نہیں۔ کتنا بڑا عذاب ہے لہٰذا جو بھی غیبت کرے اُس سے کہہ دو کہ معافی چاہتا ہوں میرے کانوں کو آپ گنہگار نہ کیجئے، میرے سامنے غیبت نہ کیجئے۔ جس کی آپ غیبت کر رہے ہیں اُن میں بہت خوبیاں ہیں اور کیا معلوم کس کا خاتمہ کیسا ہونا ہے اور قیامت کے دن کیا ہونے والا ہے۔

زِنا کے حق اللہ ہونے کی عجیب حکمت

اور مسئلہ بھی معلوم ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زِنا بندے کا حق نہیں اللہ کا حق ہے اِس لئے اللہ سے معافی مانگ لو کافی ہے ورنہ آج بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا۔ ہر آدمی مثلاً کسی خاتون وزیرِ اعظم یا کسی بھی خاتون کے دروازہ پر جاتا اور کہتا اِس سے کہہ دو کہ صاحب میں پبلک کا ایک معمولی آدمی ہوں لیکن بچپن میں اِن کا کلاس فیلو رہا ہوں۔ مجھ سے فرسٹ ائیر میں کچھ گستاخی ہوگئی تھی۔ آج تبلیغی جماعت کے چلّہ سے مجھ پر خوفِ خدا طاری ہے اِس لئے آپ اللہ کے لئے مجھے معاف کردو میں نے آپ کے ساتھ جوانی میں یوں توں کیا تھا۔ اسلام کی سچائی کی عظیم الشان یہ دلیل ہے کہ زنا کو

اللہ نے حق العباد نہیں رکھا۔ اگر یہ دِین اللہ کا نہ ہوتا تو یہاں تک نظر جانا مشکل تھا ۔ دُنیا کے دانشوروں اور فلاسفروں کی عقل یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی ۔ وہ تو یہی کہیں گے کہ جب تم نے اُس کو رسوا کیا، ذلیل کیا جاؤ اُس سے معافی مانگو لیکن واہ رے میرے اللہ واہ رے سچا دِین، سچا اسلام اور سچا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کتنی بڑی بات ہے یہ اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے کہ اِس کو اللہ نے اپنا حق رکھا کہ اللہ سے معافی مانگ لو۔ کیونکہ زِنا کی بندہ سے معافی مانگنے سے اُس کو اور شرمندگی اور تکلیف ہوتی۔ ابھی تو کوئی جانتا بھی نہیں تھا معافی مانگ کے تو ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے خبیث کہیں کا۔ یہ سوچ کر میرا دل اتنا متاثر ہوتا ہے کہ واہ رے میرے اللہ آپ کا دِین کتنا پیارا کتنا سچا دِین ہے اور آپ نے اپنے بندوں کی آبرو کا کتنا خیال رکھا ہے۔

جانوروں پر بھی حق تعالیٰ کی رحمت

انسان تو انسان ہے اللہ تعالیٰ نے تو جانوروں کی آبرو کا بھی خیال رکھا ہے ۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ ہاتھی کے خصیتین پیٹ کے اندر ہوتے ہیں کیونکہ اگر باہر ہوتے تو فٹ بال سے بھی بڑے ہوتے کہ اُن کو دیکھ کر چھوٹے لڑکے تو کیا بڑے بھی مذاق اڑاتے اور ہنستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے جانور کی بھی آبرو رکھی اور ہاتھی جیسی اپنی

ادنیٰ مخلوق کو بھی رُسوائی سے بچایا کہ میری مخلوق پر کوئی نہ ہنسے۔ ڈاکٹر کی اِس بات سے میرے آنسو آگئے کہ اے میرے اللہ آپ جانوروں کی آبرو کا اتنا خیال رکھتے ہیں تو اپنے غلاموں کی آبرو کا خیال کیوں نہ رکھیں گے۔

نادم گنہگاروں پر رحمت کی بارش

اِسی لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ کا راستہ مایوسی کا نہیں ہے۔ اگر کسی سے ہزاروں زِنا بھی ہوجائیں، ہزاروں بدکاریاں کرلے تو استغفار وتوبہ کر کے ولی اللہ ہوسکتا ہے، نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے سب گناہ مٹ جائیں گے اور اگر اپنی بدکاریوں سے مخلوق میں رسوا ہوچکا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی رسوائی کو نیک نامی سے بدل دیں گے اور اللہ اُس سے ایسے کام لیں گے کہ تاریخ سے اُس کی رسوائیوں کا تذکرہ مٹا دیں گے چنانچہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنگ احد میں قتل کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جب اُن کو اسلام کے لئے قبول فرمایا اور اُن کو خود اسلام کی دعوت دی جس کو تفصیل سے پہلے بیان کرچکا ہوں اور اسلام لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اسلام سے خوش ہوئے لیکن آپ نے اتنا فرمایا کہ وحشی اگر ہوسکے

تو میرے سامنے مت آیا کرو کیونکہ تم کو دیکھ کر چچا کا خون یاد آتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ حضرت وحشی کی رعایت سے فرمایا کہ بار بار سامنے آنے سے آپ کو اذیت ہوتی جس کا اُن کے باطن پر برا اثر پڑتا۔ اِسی لئے تصوف کا مسئلہ ہے کہ ایذائے شیخ بلا قصد بھی وبال سے خالی نہیں۔ اِس لئے مرید کو چاہئے کہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے شیخ کو ادنیٰ سی تکلیف بھی ہو۔ اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سامنے آنے سے منع فرمایا ورنہ نبی کے دل میں کینہ نہیں ہوسکتا، بشری تاثر ہوتا ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نبی معصوم ہوتا ہے اور تمام رذائل سے اُس کا دل پاک ہوتا ہے۔ لہٰذا اسلام کی برکت سے تابعین بھی جنت میں جائیں گے اور وہاں تاثر بھی ختم کردیا جائے گا۔ جتنے تاثرات انفعالات ایک دوسرے کے ستانے کے ہیں جنت میں سب ختم کر دیئے جائیں گے، یاد بھی نہیں آئے گا کہ اِس سے کیا تکلیف پہنچی تھی ورنہ اگر موذی کو دیکھ کر تکلیف ہوتی تو جنت جنت نہ رہتی۔ اللہ کا شکر ہے کہ دُنیا میں ایک دوسرے سے جو تکلیفیں پہنچی ہیں، عورتوں کو عورتوں سے، مَردوں کو مَردوں سے، شیخ کو مرید سے، مرید کو شیخ سے، اُستاد کو شاگرد سے، شاگرد کو اُستاد سے سب اذیتیں جنت میں بھلا دی جائیں گی۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی رسوائیوں کو عزت سے تبدیل فرما دیتے ہیں چنانچہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید الشہدا کا قتل اتنا بڑا جرم تھا جس سے اُن کی بہت رسوائی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی تلافی اِس طرح فرمائی کہ ان کے ہاتھوں سے مسیلمہ کذاب کو قتل کرا دیا جس سے اُن کی ذلت عزت سے تبدیل ہوگئی اور مسیلمہ کو قتل کرنے کے بعد حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ؛

قَتَلْتُ فِی جَاهِلِیَّتِیْ خَیْرَ النَّاسِ وَ قَتَلْتُ
فِی اِسْلَامِیْ شَرَّ النَّاسِ تِلْکَ بِتِلْکَ

یعنی میں نے اپنی جاہلیت کے زمانہ میں بہترین انسان کو قتل کیا اور اپنے اسلام کے زمانے میں بدترین آدمی کو قتل کیا پس یہ اُس کا کفارہ ہے۔

تو رمضان میں عہد کرلیجئے کہ اِن دو بیماریوں سے بچنا ہے (۱) نہ غیبت کرنا ہے نہ سننا ہے اور (۲) نہ نظر کو خراب کرنا ہے۔

موردِ لعنت کو دیکھنا بھی منع ہے

اچھا ایک نیا مسئلہ سن لیجئے جو بدنظری کررہا ہو اُس کو دیکھو بھی مت کیونکہ عذاب کے موقع کو دیکھنا بھی منع ہے۔ جس بستی پر

عذاب آیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گذرے تو آپ نے اُدھر دیکھا بھی نہیں، سر مبارک جھکا کر اُس پر رومال ڈال لیا اور صحابہ کو حکم دے دیا کہ اِس بستی کو دیکھو بھی مت۔ تو جو شخص بدنظری کر رہا ہے حدیث کے مطابق اُس پر لعنت برس رہی ہے

﴿ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ ﴾

نبی کی بددُعا ہے کہ اے اللہ ایسے شخص پر لعنت فرما جو بدنظری کرے اور جو اپنے کو بدنظری کیلئے پیش کرے۔ تو لعنتی لوگوں کو دیکھو بھی مت۔ ایسے ہی بندر روڈ جاتے ہوئے جہاں سنیما کے بورڈ لگے ہوئے ہیں وہاں بھی نظر بچالو کہ لعنت کی جگہ ہے اور اِس مبارک مہینہ میں مشق کرلو۔ خواتین برقعہ استعمال کرنا شروع کر دیں۔ ہر عمل پھر آسان ہو جائے گا۔ روزہ کی فرضیت کا راز اللہ نے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ رکھا ہے کہ روزہ اِس لئے فرض کیا ہے تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔ جو مہینہ آرہا ہے اس میں آج ہی ارادہ کرلو۔ خواتین بھی ارادہ کرلیں کہ آج سے شرعی پردہ کریں گی، اپنے شوہر کے سگے بھائی سے بھی پردہ کریں کہ شوہر کے بھائی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی موت ہے موت یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا شوہر کے بھائی سے ڈرو۔

ماہِ رمضان میں تقویٰ سے رہنے کی برکات

دل میں پہلے ایک مہینہ کا معاہدہ تو کرو ایسا نُور آئے گا کہ رمضان کے بعد بھی اِن شاء اللہ اِس نُور سے محروم ہونے کو دل نہ چاہے گا۔ جو بڑی روشنی میں رہ لیتا ہے مثلاً ایک ہزار پاور کے بلب میں تو پھر چالیس پاور کے بلب میں اُس کو لوڈ شیڈنگ معلوم ہوگی۔ بس ایک مہینہ تقویٰ کے بڑے بلب میں رہ لو۔ ایک مہینہ کے لئے نفس کو آسانی سے منالو کہ بھئی معاہدہ کرتے ہیں کہ نہ بدنظری کریں گے، نہ جھوٹ بولیں گے ، نہ غیبت کریں گے اور خواتین یہ معاہدہ کرلیں کہ ہم ایک مہینہ بے پردہ نہیں نکلیں گے ، برقعہ سے نکلیں گے اور جھوٹ بھی نہیں بولیں گے، کسی کی غیبت بھی نہیں کریں گے اور گھر میں وی سی آر، ٹیلی وژن بھی نہیں چلنے دیں گے۔ ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گذار رہے ہیں آپ اِس مہینہ کا تقویٰ قبول کر کے گیارہ مہینہ کے لئے بھی ہمیں متقی بنا دیجئے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ جس کا رمضان جتنا بہتر گذرے گا، جتنا زیادہ تقویٰ سے گذرے گا تو اُس کے گیارہ مہینے بھی پھر ویسے ہی گذریں گے اور جو رمضان میں بھی گناہ کرے گا اُس ظالم کے گیارہ مہینے بھی تباہ ہوجائیں گے

جیسے بزرگوں نے فرمایا کہ حج میں حرمین شریفین جا کر جو آپس میں لڑ جائیں تو اُن کی کبھی دوستی نہیں ہوسکتی، وہ اپنے ملکوں میں بھی آ کر لڑتے رہیں گے اِلَّامَنْ تَابَ مگر جو معافی مانگ لے۔ حرم کی خطا کی توبہ بھی حرم میں ہی کرلیجئے۔ حدودِ حرم میں جو دَم واجب ہوتا ہے وہ حدودِ حرم ہی میں دینا پڑتا ہے ۔ اپنے ملکوں میں آ کر بکرا دے دو تو دَم ادا نہیں ہوگا۔ اِسی طرح حدود حرم کی خطاؤں کی تلافی حدودِ حرم ہی میں کر لو اور ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ جاؤ کہ بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی، حاجی صاحب مجھے معاف کردو۔ حدودِ حرم کی خطاؤں کو وہیں معاف کرا لو، حقوق العباد ہو یا حق اللہ ہو۔ بس اس مہینہ کا حق میرے دل میں آج یہی آیا ہے کہ میں آپ حضرات کو رمضان کے مبارک مہینہ کے لئے آج ہی سے مستعد کردوں اور نفس کے گھوڑوں کی لگام زبردست ٹائٹ کردی جائے کہ یہ ایک مہینہ اللہ کے نام پر فدا رہو۔ ایک مہینہ کے لئے اِن شاء اللہ نفس مان جائے گا کہ کوئی بات نہیں چلو مولوی صاحب کی بات مان لو، ایک مہینہ کا معاملہ ہے۔ اِس کا اثر اِن شاء اللہ یہ ہوگا کہ ایک مہینہ جب تقویٰ کے نور میں رہیں گے تو رمضان کے بعد بھی گناہ کی ہمت نہیں ہوگی۔ اندھیروں سے مناسبت ختم ہو جائے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ احترام رمضان کے صدقے میں تَقْوٰی فِی رَمَضَان

کی برکت سے تَقْوٰی فِی کُلِّ زَمَان ہمیں دے دیں۔ جیسے حرمین شریفین میں جن لوگوں نے نظر کو بچایا اللہ نے اُن کو عجم میں بھی تقویٰ دے دیا کہ تَقْوٰی فِی الْحَرَم ذریعہ بن گیا تَقْوٰی فِی الْعَجَم کا۔ ایسے ہی تَقْوٰی فِی رَمَضَان کو اللہ تعالیٰ سبب بنا دیں تَقْوٰی فِی غَیْرِ رَمَضَانَ کے لئے بھی وَفِی کُلِّ زَمَان کے لئے بھی۔

بس بھئی دیکھو راستہ بہت آسان ہوگیا کہ نہیں؟ سب لوگ آج ہی اپنے اپنے نفس سے ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور تقویٰ کے بڑے پاور کے بلب میں رہنے کی مشق کرلو اور قبولیت کے اوقات میں دُعا بھی کرتے رہو۔ افطار سے پہلے دُعا قبول ہوتی ہے اور سحری کے وقت میں تہجد کا وقت ہوتا ہے۔ سحری کے لئے اٹھتے ہی ہو اور اٹھنا ہی مشکل ہوتا ہے لیکن سحری کھانے کے لئے تو اٹھنا ہی پڑتا ہے، جب اٹھ گئے اور کلی بھی کی منہ بھی دھویا تو پورا وضو ہی کرلو اور سحری سے پہلے دو رکعات پڑھ لو الا یہ کہ وقت جا رہا ہو تو اور بات ہے۔ سحری سے پہلے کیونکہ پیٹ خالی ہوتا ہے تو اللہ بہت یاد آتا ہے اور دُعا میں دل لگتا ہے۔ اِس لئے سحری کھانے سے پہلے ہی دو رکعات پڑھ لو۔ سحری کے بعد پڑھنا مشکل ہے کیونکہ شیطان ڈراتا ہے کہ دن بھر کیسے پار ہوگا مغرب تک تو کھانا نہیں ملے گا اِس لئے خوب سحری ٹھونس لو، ڈبل اسٹوری بھرلو فرسٹ فلور بھی بھرلو سیکنڈ فلور بھی بھرلو

بیسمنٹ (Basement) بھی بھرلو چاہے دن بھر کھٹی ڈکار آتی رہے لہٰذا اتنا نہ کھاؤ۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اتنا کھاؤ جو ہضم ہو جائے تو طاقت زیادہ رہے گی۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے زیادہ ٹھونس لیا تاکہ دن بھر بھوک نہیں لگے اُن کو زیادہ کمزوری محسوس ہوئی، معدے کا نظام خراب ہوگیا، دن بھر کھٹی ڈکاریں آئیں اور کمزوری زیادہ ہوئی۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر اتنا ضروری ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واجب کر دیتے۔ لہٰذا سنت میں اتنی زیادہ محنت مت کرو کہ ٹھونسا ٹھونس مچادو۔ ایک کھجور کھا کر پانی پینے سے بھی سنت ادا ہوجائے گی۔ اگر سحری کو کچھ نہ ہو یا بھوک نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی سے بھی سنت ادا ہوسکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اِس سنت کو اتنا آسان فرمایا پھر آپ کیوں اتنی زیادہ زحمت فرماتے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ تعالیٰ روزہ کو آسان فرما دیتے ہیں اِس لئے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اور اِس مبارک مہینہ میں اللہ سے رزق حلال مانگو اور رزقِ حرام چھوڑنے کی تدبیر کرو۔ رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگو اور کوشش کرو، حلال تلاش کرو لیکن جب تک رزقِ حلال نہ مل جائے جوش میں آ کر رزقِ حرام کا دروازہ مت چھوڑو۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ ہے۔ بعض لوگوں نے حرام چھوڑ دیا اور حلال

بھی نہ پایا تو شیطان آ گیا اور کہا کہ تم نے تو اللہ کے لئے حرام چھوڑا تھا لیکن اللہ نے تمہیں حلال نہیں دیا۔ اِس طرح اللہ سے بدگمان کر دیا اور بہت سے کافر ہوگئے ۔ لہٰذا کفر سے بچانے کے لئے یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کفر سے بہتر ہے کہ تم نادم گنہگار رہو اور کوشش کرتے رہو اور نیت کرلو کہ جب حلال مل جائے گا تو جتنی حرام آمدنی کھائی ہے اُس کو صدقہ واجبہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر دیں گے۔ نیت کرلو اللہ کے ہاں نیت پر بھی مغفرت کی اُمید ہے ۔

آخر میں عرض کرتا ہوں دوستو ! کہ میرا دردِ دل آپ سے گذارش کرتا ہے کہ ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو۔ اِس سے بڑھ کر مبارک بندہ کوئی نہیں ہے۔ مولانا رومی نے صرف دو آدمیوں کو مبارک بادی پیش کی ہے۔

(۱) اے خوشا چشمے کہ آں گریان اوست

یعنی مبارک ہیں وہ آنکھیں جو اللہ کی یاد میں رو رہی ہیں اور

(۲) اے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

وہ دل مبارک ہے جو خدا کی یاد میں تڑپ رہا ہے، بُھن رہا ہے، جل رہا ہے تو ایسے ہی دوستو یہ کوشش کرو کہ ایک لمحہ بھی اللہ کو ناراض نہ کرو۔ بہت مہنگا سودا ہے ، بڑی طاقت کو ناراض کر کے چھوٹی طاقتوں کو خوش کرنا یہ عقل ہے یا بے عقلی ہے؟ اور اللہ سے بڑھ کر کس کی

طاقت ہے۔ بس اللہ کو ناراض کر کے نفس کو خوش کرنا ، معاشرہ کو خوش کرنا، شیطان کو خوش کرنا اِس سے بڑی حماقت کوئی اور نہیں اور اللہ کو خوش کرنے میں آپ کا دل بھی خوش ہوگا۔ ارادہ کر کے دیکھو اِن شاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آجائے گی۔

روزہ داروں کی دُعاؤں پر حاملینِ عرش کی آمین

جس دن رمضان کا چاند نظر آئے گا اُس دن سے روزہ داروں کی دُعاؤں پر عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی آمین لگ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اے میرے عرش اعظم کے اُٹھانے والے فرشتو تم میری حمد و ثناء چھوڑ دو، میری تسبیحات چھوڑ دو، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر مت پڑھو، بس میرے روزہ دار بندوں کی دُعاؤں پر آمین کہتے رہو۔ پورے رمضان آپ کو عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی آمین ملے گی اِس لئے خوب دُعا مانگنا میری صحت اور عمر میں برکت کی بھی اور توانائی کی بھی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے اور قبول فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

☆☆☆☆☆